## تقریر جلسہ اعظم مذاہب یا لیکچر مہوتسو

یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان لیکچر جو ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا چوتھی دفعہ نہایت عمدہ کاغذ پر خوب خوشخط لکھوا کر چھپوایا گیا ہے تقطیع بھی نہایت موزون ہے اس کتاب میں حضرت اقدسؑ نے ذیل کے پانچ امور پر فلسفیانہ رنگ میں بحث کی ہے۔ اور تمام دلائل قرآن شریف سے پیش کیے ہیں۔ (۱) انسان کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی حالتیں۔ (۲) انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ۔ (۳) دنیا میں انسان کی اصل غرض اور اس غرض کی تکمیل کے اسباب (۴) اعمال کا اثر دنیا و عاقبت میں (۵) علم اور معرفت کے ذرائع اور وسیلے ٭ تقریباً ۱۵۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۵/

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ جو ولایت سے چھپکر آیا ہے۔ نہایت خوبصورت جلد قیمت عہ/

## پارہ عم مترجم

چونکہ عموماً مسلمان قرآن شریف کی آخری سورتیں نماز میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ صرف عربی عبارت ناظرہ یا حفظ پڑھ لینے اور مطلب نہ سمجھنے سے دل میں خشوع خضوع نہیں پیدا ہوتا اور اسی لیئے نمازی وعدہ الٰہی کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر کے نیچے نہیں آتا۔ اسلیئے ہر ایک مسلمان پر لازمی ہے کہ کم سے کم آخری پارہ کو با ترجمہ پڑھ لے اور حفظ کرے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائے اور حفظ کروائے۔ ہمارے پاس پارہ عم مترجم موٹے کاغذ پر عمدہ خوشخط چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ہدیہ صرف ۳/

## قصائد احمدیہ من الامام حجۃ الاسلام

حضرت اقدسؑ کی اردو اور فارسی نظمیں تو پہلے الگ شائع ہو چکی ہیں مگر اب تک آپکے عربی قصائد الگ رسالہ کی شکل میں شائع نہیں ہوئے تھے اب عربی قصائد بھی جمع کرکے ایک کتاب کی شکل میں شائع کیئے گئے ہیں یہ قصائد نہ صرف معارف و اسرار سے لبریز ہیں بلکہ عربی سیکھنے کا بھی ایک اعلیٰ ذریعہ ہیں یہ کتاب ۱۵۸ صفحہ پر ختم ہوتی ہے قیمت ۶/ صرف

## رسالہ اسلام بزبان انگریزی

مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اس رسالہ میں اصول اسلام کو نہایت احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اسکی خوبی اور تعریف کے لیئے صرف مولوی صاحب کا نام ہی کافی دلیل ہے۔ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۱/

درخواستیں بنام مینجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہیئیں

اے لوگو کہ ہمیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

# ریویو آف ریلیجنز

یعنی

## دنیا کے مذاہب پر نظر

Digitized by Khilafat Library

جلد ۱۲ | بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۳ء | جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۱ ھجری | نمبر ۵

### فہرست مضامین


یسوع مسیح کا شجرہ نسب ۱۶۷-۱۷۹
قرآن مجید کی ایک پیشگوئی مسیحی اقوام کے بارہ میں ۱۷۹-۱۹۰
ماہوار رپورٹ ۱۹۱-۱۹۴
ریویو ۱۹۴


قادیان ضلع گورداسپور سے ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۳ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اہتمام سے شایع ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

# یسوع مسیح کا شجرۂ نسب (نمبر ۲)

(سلسلہ کے لیئے ملاحظہ ہو ریویو بابت مارچ سنہ ۱۹۱۳ء)

چونکہ ہندوستان کے ناواقف لوگوں کو مسیحی صاحبان یہ کہکر بہلاتے ہیں کہ ہمارے پاس جو چار "انجیلیں" ہیں یہ خدا کا کلام ہیں اس لیئے ہم نے اس دعوٰی کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیئے مارچ کے رسالہ میں متی کے نسب نامۂ یسوع مسیح پر مختصر ریویو کیا تھا اور اُس پر آٹھ اعتراض کرکے یہ ثابت کیا تھا کہ یہ شجرہ الہامی نہیں بلکہ کسی نامعلوم الاسم انسان کی بناوٹ ہے۔ اب یسوع مسیح کے دوسرے الہامی نسب نامہ پر غور کرتے ہیں جو تیسری "انجیل" یعنی لوقا کی کتاب میں درج ہے اور جو متی کے "الہامی" نسب نامہ سے مختلف ہے مگر متی کے نسب نامہ کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے سے پہلے ہم اس نسب نامہ کا پُرانے عہد نامہ کے نسب ناموں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں کیونکہ پُرانے عہد نامہ کے نسب نامے بھی مسیحی عقیدہ کے رو سے الہامی ہی ہیں۔

پہلی بات جو ہمیں لوقا* کے نسب نامہ کا پُرانے عہد نامہ کے نسب نامہ سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ سے نیچے جو پشتیں پُرانے عہد نامہ میں درج

* اس مضمون میں جہاں لوقا اور متی کا نام آتا ہے اُس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ واقعی ان کتابوں کے لکھنے والے لوقا یا متی ہی ہیں بلکہ چونکہ یہ کتابیں اب ان ناموں سے موسوم ہیں اس لئے ہم یہ نام ناظرین کی آسانی کے لیئے فرضی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ منہ

ہیں لوقا کی بیان کردہ پشتیں اُن کے مطابق نہیں۔ سوائے دو ناموں کے یعنی سیالتی ایل اور زربابل کے۔ بس سارے سلسلہ میں صرف یہی دو نام ہیں جو دونوں شجروں میں ملتے ہیں باقی نام پرانے عہد نامہ میں کچھ اور ہیں اور لوقا میں کچھ اور۔ ملاحظہ ہو۔ ۱۔ تواریخ ۳ باب۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا پہلا اعتراض ہے۔

پھر ان دو ناموں کے بارے میں بھی لوقا اور پرانا عہد نامہ باہم اختلاف رکھتے ہیں۔ لوقا میں لکھا ہے سلاتی ایل۔ نیری کا بیٹا تھا مگر ۱۔ تواریخ ۳ باب ۱۷ ورس میں لکھا ہے کہ سلاتی ایل۔ یکونیاہ کا بیٹا تھا۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا دوسرا اعتراض ہے۔

ایسا ہی دوسرے نام یعنی زربابل کے متعلق بھی دونوں میں اختلاف ہے۔ لوقا کہتا ہے کہ زربابل ایک شخص ریصا نامی کا باپ تھا۔ مگر ۱۔ تواریخ باب ۳ ورس ۲۰ میں جو زربابل کی بیٹی بیٹوں کے نام لکھے ہیں اُن میں ریصا کا نام نہیں پایا جاتا۔ معلوم نہیں کس کی غلطی ہے لوقا کی یا ۱۔ تواریخ کے نامعلوم مصنف کی۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا تیسرا اعتراض ہے۔

پھر لوقا کہتا ہے کہ زربابل۔ سلاتی ایل کا بیٹا تھا۔ مگر ۱۔ تواریخ باب ۳ ورس ۱۹ میں لکھا ہے کہ زربابل فدایاہ کا بیٹا تھا۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا چوتھا اعتراض ہے۔

پھر ایک اور اختلاف جو لوقا کی کتاب اور پرانے عہد نامہ میں اس شجرہ کے بارہ میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوقا لکھتا ہے کہ ارفکسد کا بیٹا قینان اور قینان کا بیٹا سلح تھا مگر پیدائش باب ۱۰ ورس ۲۴ اور باب ۱۱ ورس ۱۲ وغیرہ میں جو شجرہ لکھا ہے اُس میں قینان کا نام ندارد ہے۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا پانچواں اعتراض ہے۔

آؤ ہم اب لوقا کے شجرہ کا متی کے شجرہ کے ساتھ مقابلہ کر کے ان کی جانچ پڑتال کریں اور دیکھیں کہ ان کا باہمی تطابق کہاں تک ان کے الہامی اور خدا کا کلام ہونے کی تائید کرتا ہے۔

لوقا یسوع مسیح کے شجرہ کو خود خدا تک پہنچاتا ہے اُسکے آخری الفاظ یہ ہیں..... وہ انوس کا اور وہ سیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا۔ متی نے حضرت ابراہیمؑ تک شجرہ نسب کو پہنچایا ہے اس سے آگے نہیں چلا۔ اس لئے ان دونوں شجروں کا مقابلہ صرف حضرت ابراہیمؑ تک ہو سکتا ہے۔ ان دونوں شجروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نے یسوع مسیح کا شجرہ نسب یوسف نجار کے ذریعہ سے ابراہیمؑ تک پہنچایا ہے (اور لوقا نے آدم تک) اسکی تصدیق کے لئے میں ہر دو کی عبارتیں پیش کرتا ہوں۔ متی کے شجرہ کے آخری الفاظ یہ ہیں "یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو شوہر تھا مریم کا جس سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا" (متی باب ۱ ورس ۱۶) لوقا جو نیچے سے اُوپر کی طرف جاتا ہے اپنے شجرہ کو اسطرح شروع کرتا ہے" اور یسوع آپ برس تیس ایک کا ہوا جب شروع کیا اور (جیسا کہ گمان تھا) وہ یوسف کا بیٹا تھا اور وہ ہیلی کا" (لوقا باب ۳ ورس ۲۳) ان دونوں عبارتوں سے یہ صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دو نے یسوع مسیح کا شجرۂ نسب یوسف نجار کے ذریعہ سے بیان کیا ہے اور ایک نے یوسف نجار کے ذریعہ یسوع مسیح کا شجرہ بیان کرنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ وہ لوگوں کے گمان کے مطابق یسوع مسیح کا باپ تھا اور دوسرے نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ آپ کی والدہ مریم کا خاوند تھا۔ ہمیں یہاں اس بحث کی ضرورت نہیں کہ یہ تشریحیں بعد میں ملائی گئیں یا خود ان کتابوں کے لکھنے والوں نے لکھی تھیں۔ ہمیں یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دونوں نے یسوع مسیح کا داؤدؑ اور ابراہیمؑ کی نسل سے ہونا یوسف نجار کی وساطت سے ثابت کیا ہے اور دونوں شجرے یوسف نجار کے نسب نامے ہیں۔ اس لئے چاہیئے تھا کہ یہ بالکل مطابق ہوتے مگر جب ہم دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل رکھکر دیکھتے ہیں تو انکو عجیب بے ڈھنگے طور پر ایک دوسرے سے اُلٹ پلٹ پاتے ہیں۔

پہلا اختلاف جو ہمیں نظر آتا ہے یہ ہے کہ متی تو یسوع مسیح اور داؤدؑ کے درمیان ۲۶ پشتیں لکھتا ہے اور لوقا اتنے ہی عرصہ کے لئے ۴۱ پشتیں لکھتا ہے۔ لوقا کے

نسب نامہ پر یہ ہمارا چھٹا اعتراض ہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ دونوں نسب نامے ایک ہی شخص یعنی یوسف نجّار کے ہیں مگر ان میں بعض حصّوں کی نسلیں دوسرے نسب نامہ کی نسلوں سے بالکل مختلف ہیں۔ یعنی داؤدؑ سے نیچے یوسف نجّار تک جتنی پشتیں ہیں وہ سب ایکدوسرے سے مختلف ہیں یعنی جو نام متی نے دیئے ہیں وہ وہ نہیں جو لوقا نے دیئے ہیں ہاں درمیان میں صرف دو نام ایسے پڑتے ہیں جو دونوں نسب ناموں میں باہم مطابق ہیں۔ اور یہ اختلاف یسوع مسیح کی دوسری پشت یعنی یوسف نجّار کے باپ سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور چلتا چلتا وسط کے قریب دو باپ بیٹے کے ناموں میں مطابق ہو کر پھر مختلف ہو جاتا ہے۔ متی تو کہتا ہے کہ یوسف نجّار یعقوب کا بیٹا ہے اور لوقا کے نزدیک یوسف نجّار کے باپ کا نام ہیلی ہے متی کے نزدیک یوسف نجّار داؤدؑ کے بیٹے سلیمانؑ کی نسل سے ہے اور لوقا کے نزدیک یوسف نجّار بے شک داؤدؑ کی نسل سے ہے مگر ان کے بیٹے سلیمانؑ کی پشت سے نہیں بلکہ انکے ایک اور بیٹے ناتن کی پشت سے ہے۔ متی نے یوسف نجّار کو ایک ایسے نسب نامہ کے ذریعہ داؤدؑ تک پہنچایا ہے جو بادشاہوں اور حکمرانوں کا سلسلہ ہے اور جن پشتوں کی وساطت سے لوقا نے یوسف نجّار کو داؤدؑ تک پہنچایا ہے وہ گمنام آدمیوں کا سلسلہ ہے صرف دو آدمیوں کے نام ملتے ہیں۔ یہ اختلافات اگرچہ تعداد میں ایک سے زیادہ ہیں مگر میں ان سب کو ایک اختلاف ٹھہرا کر اسکو لوقا کے نسب نامہ پر ساتواں اعتراض قرار دیتا ہوں۔

میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ داؤدؑ سے یوسف نجّار تک متی اور لوقا کے شجروں میں سوائے دو ناموں سلاتی ایل اور زروبابل کے باقی سب نام مختلف ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس امر کے بیان کرنے میں کہ ان میں سے پہلے کا باپ کون تھا اور دوسرے کے بیٹے کا کیا نام تھا۔ متی اور لوقا آپسمیں اتفاق نہیں کر سکتے۔ مثلاً متی کہتا ہے کہ سلتی ایل یکونیاہ کا بیٹا تھا۔ لوقا اس کے خلاف کہتا ہے۔ اس کے

نزدیک وہ نیری کا بیٹا ہے۔ اسی طرح متی کہتا ہے کہ زروبابل سے ابیود پیدا ہوا۔ لوقا کہتا ہے نہیں زروبابل سے ریسا پیدا ہوا۔ لوقا کے نسب نامہ پر یہ ہمارا آٹھواں اعتراض ہے۔

متی اور لوقا کے نسب ناموں میں جو بدیہی اور چونکا دینے والا اختلاف پایا جاتا ہے اس سے مسیحی صاحبان بہت گھبرائے ہیں اور وہ ہمیشہ انکی تطبیق کے لیئے ہاتھ پیر مارتے رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ کچھ کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ خود ان کی کوششوں اور تاویلوں کی لغویت نے اس بات کو اور بھی بداہت کے ساتھ ثابت کردیا ہے کہ ان اختلافات کی تطبیق ایک محال امر ہے۔ ہمیں اسجگہ اس امر کے ذکر کرنیکی ضرورت نہیں کہ مسیحی صاحبان نے ان اختلافات کی تطبیق کے لیئے کیا کیا بیہودہ کوششیں کی ہیں اگر اسوقت ہمارے اس مضمون کے جواب میں کسی مسیحی نے قلم اٹھایا اور ان اختلافات کی جو یسوع مسیح کے شجروں میں پائے جاتے ہیں تطبیق کی کوشش کی تو ہم بھی خدائے تعالیٰ کے فضل سے امید کرتے ہیں کہ ناظرین کو انشاء اللہ تعالیٰ یہ دکھائیں گے کہ وہ اپنی کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔

ناظرین شائد تعجب کریں گے کہ انجیل نویسوں کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ یسوع مسیح کا نسب نامہ لکھکر خواہ مخواہ مسیحی قوم کو مشکلات میں ڈالدیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انکی غرض ایسا کرنے سے یہ تھی کہ وہ یسوع مسیح کا داؤد اور حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونا ثابت کریں تا اسپر بائیبل کی وہ پیشگوئیاں صادق آئیں جن میں لکھا تھا کہ آنیوالا مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا اور داؤدی تخت کو دوبارہ قائم کرے گا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ دونوں شجرے الگ الگ تجویز کیئے گئے اور ایک شخص کو دوسرے کا علم نہیں ہوا ورنہ دونوں ملکر ایک رنگ کا شجرہ تجویز کرتے جو بالکل مطابق ہوتا۔ ایک نے ایسا شجرہ تجویز کیا جس میں بادشاہوں کے نام تھے شائد اس خیال سے کہ مسیح کے تخت داؤدی کے وارث ہونے کے دعوے کو تقویت پہنچے۔ دوسرے نے فرضی نام تجویز کر دیئے تاکہ کسی کو یہ موقعہ نہ مل سکے کہ ان کی جانچ پڑتال کرے اور شجرہ پر کوئی نکتہ چینی کرے۔ مگر بناوٹ

آخر بناوٹ ہی ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی بناوٹی شجرہ ہوتا تو شاید کسی حد تک پردہ ڈھکا رہتا۔ اب تو دو نکل آئے اور چونکہ ان دونوں میں اس قدر سخت اختلاف ہے اسلیئے ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں کہ اگر دونوں نہیں تو کم از کم ایک ان دونوں میں سے بناوٹی ہے۔ ناظرین تعجب نہ کریں کہ ان میں اسقدر اختلاف کیوں ہے اور کیا وجہ ہے کہ ایک شجرہ میں جو نام ہیں وہ دوسرے میں نہیں بلکہ انکی جگہ کچھ اور ہی نام ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ شجرے الہام کی بنا پر نہیں لکھے گئے بلکہ انسانوں کی بناوٹ ہیں خدائے تعالیٰ سچ فرماتا ہے لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔

---

# اسلام اور مسیحیت

## امریکہ کے ایک آزاد خیال ایڈیٹر کی قلم سے

مسیحیوں نے تو بہت ہی کوشش کی ہے کہ دنیا اسلام کی حقیقت سے بے خبر رہے اور انہوں نے اسلام کے متعلق نہایت ہی غلط اور بے جا امور شائع کر کے ایک دنیا کو اس کے متعلق بدظن کر رکھا ہے اور انکو اس کوشش میں بہت کامیابی ہوئی ہے اور یہ انہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ کروڑوں آدمی اسلام کے متعلق صحیح واقفیت نہیں رکھتے اور انکے دل میں وہ غلط خیال سمائے ہوئے ہیں جو مسیحی مشنریوں نے اسلام کی نسبت شائع کیئے ہیں مگر خدا کا فضل ہے کہ اب کچھ مطلع صاف ہوتا نظر آتا ہے اور مغرب میں بھی ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو اس بات کو سمجھنے لگ گئے ہیں کہ مسیحیوں کے ذریعہ جو اطلاع مغربی دنیا کو پہنچی ہے۔ وہ نادرست ہے اور جو شکل مذہب اسلام کی پادریوں نے دنیا کے آگے پیش کی ہے وہ بگاڑ کر پیش کی ہے۔ ذیل میں ہم ایک آزاد خیال ایڈیٹر کی رائے اسلام اور مسیحیت کے بارہ میں نقل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو ناجائز الزام اسلام کے متعلق مسیحی صاحبان اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ شائع کرتے رہتے ہیں اُن کا غلط ہونا مغرب میں بہت سے لوگوں پر ظاہر ہو گیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو اسلام کی طرف سے بھی بعض کتابیں اور رسالے ایسے شائع کیئے

گئے ہیں جن میں مسیحیوں کے غلط الزامات کی پردہ دری کی گئی ہے۔ اور بہت سے منصف مزاج مغربی علماء نے ان تحریروں کو پڑھ کر اسلام کے متعلق اپنی رائے کو بدل دیا ہے دوم بعض مغربی علماء نے مشرقی ممالک میں آکر مسلمانوں کے ساتھ میل جول کیا ہے اور اُنہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم کیا ہے کہ جو بُری شکل اسلام اور مسلمانوں کی ہمارے سامنے کھینچی گئی تھی وہ بالکل غلط ہے اور یہ کہ اسلام اور مسلمانوں پر یہ ظلم کیا گیا ہے کہ اُنکو نہایت ہی بُرے پیرایہ میں دنیا کے آگے پیش کیا گیا ہے جس ایڈیٹر کی رائے کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ شہر نیویارک امریکہ کا رہنے والا ہے اور ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُسکے پاس جاتا ہے اور بعض اوقات اُس نے ہمارے رسالہ کے مضامین کے متعلق اپنے اخبار میں نوٹ بھی لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس رسالہ کے مضامین کو توجہ سے پڑھتا ہے۔ وہ اپنے اخبار مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۲ء میں لکھتا ہے :-

بلقانی اتحادیوں نے جو یورش حال ہی میں ٹرکی پر کی ہے اس سے اہل امریکہ کے بحرِ خیالات میں ترکوں اور اُنکے عادات کے متعلق ایک تموج پیدا ہو گیا ہے۔ گو حال ہی میں تمام عیسائیوں کی ہمدردی بلغر۔ سروی اور یونانی مجاہدان صلیب کے ساتھ ہے لیکن یہ ہمدردی محض تعصب مذہبی کی بنا پر ہے انسانیت کے شریفانہ احساس سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔

تُرکوں کے سیاسی معاملات اور اُنکے اخلاق و عادات کے روشن و تاریک ہر دو پہلوؤں پر بحث کرتے وقت اس امر کو پیش نظر رکھنا بھی لازم ہے کہ ترکوں کی جو تصویر ہمیں دکھائی گئی ہے وہ مسیحیوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے اور مصوّر نے اپنے منشاء کے مطابق اسے تعصب کے رنگ میں رنگین کیا ہے ورنہ اصل کیفیت یہ ہے کہ مسلمان ٹرک کا چہرہ ایسا ہی روشن ہے جیسا کہ اُسکے شمالی اور مغربی پڑوسی عیسائی کا ہے یعنی تُرک بھی ایسا ہی مہذب۔ عالی حوصلہ اور ہمدرد بنی نوع ہے جیسا کہ بلقانی عیسائی کو خیال کیا جا سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ محمدؐی مذہب کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی ہے۔ لیکن تلوار اُٹھانے

سے پیشتر بھی کسی طاقت و جمعیت کی ضرورت ہوتی ہے بعلاوہ طاقت اور جمعیت اسلام میں کیونکر پیدا ہوئی تھی؟ اور تلوار اٹھانے والوں پر کس نے جبر کیا تھا؟ وہ تو برضائے رغبت مسلمان ہوئے ہونگے۔ مذہب اسلام کی عمر عیسائیت سے کئی سو برس کم ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کے وجود میں آنے سے پیشتر عیسائیت کے تاجدار حامی شہنشاہ قسطنطین سے لیکر تین سو برس بعد تک یسوع کے مذہب کی حمایت و تائید میں شمشیر بکف تھے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ جب غیر مذاہب کے پیروؤں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مسلمانوں نے اپنے مذہب کی طرف سے ایسے لوگوں کا مقابلہ کیا لیکن واضح رہے کہ اسلام گو ایک فاتح مذہب ہے مگر موذی اور تکلیف رساں نہیں برعکس اسکے یسوعی مذہب فاتح ہونے میں تو اسلام کے مشابہ اور موذی اور تکلیف رساں ہونے میں اُس سے بڑھکر ہے۔ عیسائیت کی اشاعت تشدد و جبر اور ایذا رسانی کی مذموم تدبیر کے ماتحت ہوئی ہے۔ تاریخ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ محکمہ تفتیش مذاہب اور اُسکے مظالم عیسائیت کی ایجاد تھی نہ کہ اسلام کی۔

عثمانی ترکوں نے مشرقی یورپ میں اپنا تسلط بعینہٖ اُسی طرح بزور شمشیر جمایا جس طرح کہ عیسائی اقوام آج تک برابر مشرقی ممالک میں جما رہی ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ عیسائیوں کے برخلاف مسلمانوں نے مفتوحہ قوموں کے مذاہب میں دخل نہیں دیا چنانچہ جہاں جہاں اسلام کا تسلط ہوا ہے اُن ممالک میں غیر مذاہب کو بدستور اپنے دینی امور میں پوری آزادی رہی ہے۔ مذہب اسلام کی ایک ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ مسلمان بلا تفریق قومیت ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھتے ہیں اور برخلاف اسکے عیسائی قومیں اپنے ہم مذہبوں کا گلا کاٹنے کے لیئے ہر وقت تیار رہتی ہیں اور اُنکی باہم معاندانہ رقابت سے واضح ہوتا ہے کہ یسوع کے مذہب میں اخوت کا اصول عنقا کا حکم رکھتا ہے۔ موجودہ جنگ بلقان میں مسلمان ترکوں کو امید رکھنی چاہیئے کہ اُنکی حملہ آور عیسائی ریاستیں مال غنیمت پر ایکدوسرے سے آویزش کرینگی مسلمانوں کے خلاف مال و جان کا خونبہا

بلقینوں کی باہمی خونریزی کی شکل میں ادا ہوگا۔

اکثر اوقات یہ امر ظریفانہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ یسوع کے مقبرہ پر جو عیسائی زائرین جاتے ہیں اُنکی باہمی عداوت کو روکنے اور امن قائم رکھنے کے لیئے مسلمان پولیس کا کام دیتے ہیں۔ تُرکی سپاہیوں کو سخت تندہی سے کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر مسلمان پہرہ دار ذرا غفلت سے کام لیں تو یقیناً عیسائی خداوند کا مقبرہ انسانی خون سے رنگین ہوجائے۔ یہاں پر یہ بتا دینا بے محل نہ ہوگا کہ مقبرہ کا تو یونہی نام ہے اصل متنازعہ کی جگہ احاطہ مقبرہ کے اندر کی عبادتگاہیں ہیں مقبرہ کے اندر بہت سے چھوٹے گرجا ہیں جن میں سے ہر ایک پر ایک نہ ایک عیسائی فرقہ اپنے حق ملکیت کا بلا شرکت غیرے مدعی ہے۔ کلیسیائے یونانی کے پیرو۔ رومن کیتھلک۔ آرمینین۔ قبطی۔ شامی وغیرہم عیسائی فرقے اپنی اپنی جگہ پر دعویٰ کرتے ہیں کہ اصل مقام اُنکے ہی تصرف میں ہے۔ اور اپنی اپنی مقدس جگہ کی حفاظت کے لیئے اُنکو خون گرانے میں تامل نہیں۔ اصل مقبرہ کی اندرونی زمین کے بھی تین حصے کیئے گئے ہیں جو علیحدہ علیحدہ یونانی۔ لاطینی اور آرمینیوں کے زیر تصرف ہیں انکے متعلق ہر ایک فریق کہتا ہے کہ بس اصل مقام جہاں یسوع مسیح کی لاش رکھی گئی تھی اُسی کے قبضہ میں رہا ہے۔ غرض عیسائی قوموں کی باہمی عداوت اور نفرت کی بھی وہی کیفیت ہے جو عیسائیوں اور مسلمانوں کی باہمی دشمنی سے عیاں ہے۔ شہزادہ امن کے مقبرہ کا قرب عیسائی زائرین اور مجاوروں کو آپسمیں لڑنے سے باز نہیں رکھ سکتا سنین ماضیہ میں اس مقدس مقبرہ پر بہت سا عیسائی خون عیسائی ہاتھوں سے گرایا جاچکا ہے اسلیئے مسلمان پہرہ دار کو عیسائیوں کی حفاظت کے لیئے اب چوکس رہنا پڑتا ہے۔ جائے تعجب ہے کہ یہ عیسائی فرقے جنکو باہمی کشت وخون سے تُرک کا محافظ ہاتھ روکتا ہے اب آپسمیں متفق ومتحد ہوکر اپنے ہی پہرہ دار پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور اپنے شہزادہ امن کے نام پر بے گناہ مسلمانوں کا خون گرا رہے ہیں کہتے ہیں کہ یسوع تو جنگ کی بجائے امن قائم کرنے آیا تھا لیکن یسوع کے نام لیوا خود امن قائم کرنیوالوں کو تلوار دکھاتے ہیں۔ موجودہ جنگ بلقان اور مسیحی زندگی کی تہ میں جو جوش اور جذبات کام کر رہے ہیں اُنکا مختصر علم حاصل کرنیکے لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک عیسائی بشپ کی نظم ہدیہ ناظرین کیجائے اسکے مصنف بشپ

اے گلیو لینڈ کو کس ہیں کتنی سال ہوئے اس متعصب پادری نے یہ جہاد پر ابھارنے والی نظم لکھی تھی۔

## صلیب کو جنبش دو

(۱) خداوند خدا کی صور پھونکی جارہی ہے اور میں اُس کی آواز سُنتا ہوں
صلیب کو جنبش دو۔ دنیا کو معلوم ہو جائیگا
کہ بنی اسرائیل کے خدا کے بازو کس طرح دشمن کی گردن مروڑنے کو تیار ہیں
ملعون ہلال کو زوال ہوگا (نقل کفر کفر نباشد۔ ایڈیٹر ریویو) پس ہتھیار اٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ
اب خداوند خدا کی بھی مرضی ہے

(۲) خدا رُوس کی حمایت اور زار کو برکت دے۔
اُن تلواروں پر افسوس ہے جو مقدس جنگ کی سدراہ ہوں
اُن کاہل الوجود لوگوں پر شرم ہے جو خاموشی سے دُور بیٹھے ہیں
اور مقدس جنگ کے لیئے نہیں اُٹھتے۔ پس ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اٹھاؤ
ہماری رہنما صلیب ہوگی۔

(۳) اے منصف خدا اب دیر کیا ہے؟
ہم تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں بدلہ لینا تیرا کام ہے
جاگ اے خدا کے بازو اور شہوت پرست لٹیروں کے گروہوں کو
پیوستِ زمین کر دے۔ پس ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ
اور زنگ آلودہ تلواروں کو جلادو

(۴) صلیب کو جنبش دو اور تاریکی کے بادلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردو
گرج اور آگ سے انکو توڑ دو
نئے صلیبی جہادوں کی تحریک ہمارا جزو ایمان ہو جائے
ہلال کو پیوندِ گرد و خاک بنا دیں
ہاں ہتھیار اُٹھاؤ ہتھیار اُٹھاؤ اور انتقام لینے کو تیار ہو جاؤ

(۵) اسلامبول کی بلند دیواروں پر دوبارہ صلیب نصب ہو جائے

اور اپنے سابقہ جاہ و جلال کے ساتھ چمک دمک مارے

ترکوں کو تباہ کر دو۔ اور یورپ کے کناروں سے

اس خونی کافر کو پیچھے ہٹا دو

ہاں ہتھیار اٹھاؤ ہتھیار اٹھاؤ اور ایک دفعہ پھر ہتھیار اٹھاؤ

مذکورہ بالا شرر انگیز نظم میں ترکوں کے خلاف ظالم روس کے لیئے دعا کی گئی ہے اور تعجب کا مقام ہے کہ مہذب امریکہ میں اسکے خلاف صرف دو آوازیں اٹھائی گئی ہیں اور وہ بھی ایسے لوگوں کی طرف سے جنکو مسیح کے پیرو کافر و ملحد سمجھتے ہیں۔ اس جہاد پر ابھارنے والی نظم پر سب سے پہلے معترض ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے کرافٹ تھے اور دوسرے جان گرین لیف وہٹیر تھے یہ دونوں بزرگ آزاد خیال غیر عیسائی یا بقول مسیحی پو ادر کافر و ملحد ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بشپ کلیولینڈ گویا عام عیسائی خیالات کے ترجمان اور مسیحی امن پسندوں کی زبان تھے۔

اکثر حلقوں میں ترکوں کو مذہبی مجنون کے نام سے پکارا جاتا۔ اور اسلامی جہاد یا مقدس جنگ پر آئے دن رائے زنی کیجاتی ہے۔ لیکن بقول ڈاکٹر فٹ ایڈیٹر لنڈن فری تھنکر "کہنے کو بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر واقعات یہی شہادت دیتے ہیں کہ تاریخ کی عظیم الشان مذہبی لڑائیاں عیسائیوں کے ہی ہاتھوں سے وقوع میں آئی ہیں" ڈاکٹر فٹ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "اگر درخت کی شناخت اُسکے پھل سے ہو سکتی ہے یا اگر کھانے کا مزا اُسکے ذائقہ پر موقوف ہے تو ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ عیسائیت سخت ترین جابر مذہب ہے۔ وہ مذہبی جنگ ہی تھی جسمیں شارلیمین نے شمالی کافروں کو موت یا بپتسمہ لینے کا انذار حرب دیا تھا وہ بھی مذہبی جنگ ہی تھی جس میں پوپ کی شمشیر خون آشام نے بے گناہ البیجینیز کو تلوار کے گھاٹ اتروا دیا تھا۔ پھر وہ بھی مذہبی لڑائی ہی تھی جب الوا نے ہالینڈ میں پروٹسٹنٹوں کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیا اور ایندھن کی طرح جلایا تھا۔ اسپانیہ کا مشہور جنگی بیڑا بھی انگلستان پر مقدس جنگ کے حیلے سے حملہ آور ہوا تھا۔ سینٹ بارتھی لومیو کا خوفناک قتل عام جس میں ہزاروں

بے گناہ ہیوگو ناٹ لوئیس چارد ہم اور اُس کی ماں کے اشارہ پر متعصب کیتھولک عیسائیوں کے بے رحم ہاتھوں سے مقتول ہوئے تھے در اصل ایک مقدس جنگ ہی تھی۔ وہ بھی ایک مقدس جنگ ہی تھی جسمیں جرمن کا ملک تیس برس کے لیئے ویران و تباہ کر دیا گیا تھا۔ وہ بھی پاک مذہبی جنگ ہی تھی جسمیں پوپ کی منظوری سے امریکہ کے فاتح اہل ہسپانیہ نے غریب مہمان نواز اصل باشندگان امریکہ کو تلوار و آتش کا لقمہ بنایا تھا۔ ہاں وہ بھی مذہبی جنگ ہی تھی جسمیں مسلمانوں اور یہودیوں پر ہسپانیہ میں وحشیانہ مظالم توڑے گئے تھے اور اُنکو کمال سنگدلی سے جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ یہ مذہبی جنگ ہی تھی جبکہ عیسائی یورپ میں انگلستان سے لیکر پولینڈ تک کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگین کر رہے تھے۔ ہاں وہ بھی مقدس لڑائیاں ہی تھیں جبکہ کیتھولک پروٹسٹنٹوں کو اور پروٹسٹنٹ کیتھولک کو محض اختلاف رائے پر زندہ جلا دیتے تھے۔ پھر عیسائیوں نے جب کبھی یہودیوں پر دست تعدی دراز کیا اور غریب بے ضرر بنی اسرائیل کے قتل عام اور غارتگری کے مرتکب ہوئے تو اپنے اس فعل کا نام مقدس جنگ ہی رکھا"

تاریخ کے مطالعہ سے جس عظیم الشان مذہبی جنگ کا پتہ چلتا ہے وہ صلیبی جنگ ہیں جس کا سلسلہ دو صدیوں تک جاری رہا۔ اور انکے متعلق مشہور مورخ مسٹر فلر تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ جنگ بلحاظ مدت سب سے طویل اور بلحاظ خونریزی نہایت سفاکانہ۔ اور بلحاظ دعاوی سب سے مقدس تھی"

مسٹر فنٹ لکھتے ہیں کہ "عیسائیت نے متواتر نو مرتبہ مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کیا ہے ہر مرتبہ اُن کا اصل مقصد یہ تھا کہ مسیح کے مقدس مقبرہ کو کافروں کے ہاتھ سے آزاد کریں۔ ان لڑائیوں کے دوران میں یروشلم پر صلیبی مجاہدین کا عارضی تسلط ہوا لیکن پھر ہمیشہ کے لیئے صلیب کو ہلال کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔ اور مسیح کا فرضی مقبرہ ابتک کافروں کی زیر نگرانی ہے"

اب اسلامیوں کی بردباری۔ تحمل اور مذہبی امور میں عدم مداخلت کو ملاحظہ فرمائیں کہ جب وہ یروشلم پر قابض ہوتے ہیں تو "عیسائیوں کی جان۔ مال۔ آزادی۔ عبادتگاہوں

کی حفاظت کرتے ہیں" لیکن جب مسیحی مجاہدین کا دوران جہاد میں یروشلم پر عارضی قبضہ ہوتا ہے تو وہ شہر کے مسلمان باشندوں کو بے دریغ تہ تیغ کرتے اور شہر کو جلاکر راکھ کا ڈھیر بنا دیتے ہیں۔ اسکے بعد جب وہی شہر دوبارہ ہلال کی حکومت کے ماتحت ہوتا ہے تو " سلطان صلاح الدین نہ صرف غیر ضروری خون گرانے سے محترز رہتے ہیں بلکہ اسیران جنگ کے ساتھ کمال ملاطفت اور مہربانی سے پیش آتے ہیں" پس جہانتک انسانیت کا تعلق ہے وہاں تک ہر ایک بات اسلام کے موافق اور عیسائیت کے مخالف ہے۔ اور صرف گذشتہ تجربہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ جنگ بلقان میں ترکوں کی شکست سے تہذیب و تمدن کو کوئی معتد بہ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ ترکی علاقہ بلقانی ڈاکوؤں کی آماجگاہ بن جائے گا ؛

# قرآن مجید کی ایک پیشگوئی مسیحی اقوام کے بارہ میں

ہماری پاک کتاب قرآن مجید ایسی کتاب نہیں کہ اسکو اپنی صداقت کے لئے کسی دوسرے شخص کی ضرورت ہو۔ اس میں غور کرنیوالے کے لئے خود ہزاروں نشان اسکی سچائی کے لئے اور اسکے منجانب اللہ ہونیکے لئے موجود ہیں۔ اسکے کلام الٰہی ہونے کا ایک نہایت ہی یقینی ثبوت یہ ہے کہ اسمیں بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پوری ہو کر اس کے الہامی ہونے کا بیّن ثبوت پیش کرتی ہیں۔ اسی رسالہ میں ہم کئی مرتبہ اس امر کا ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی مکّی سورتیں عجیب در عجیب پیشگوئیوں کا ذخیرہ ہیں مکہ میں کفّار کا بہت زور تھا اور مسلمان سخت کمزور اور انکی تعداد بھی قلیل تھی اور انکے مخالف بڑا جتھا رکھتے تھے اور بڑی

طاقت رکھتے تھے ایسی حالت میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مکہ کے یہ عمائد اور سردار سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور مسلمانوں کا بے بس گروہ جنکو سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہیں ملتی تھی اور جو دشمن کے مظالم سے تنگ آکر کبھی حبشہ کی طرف بھاگتے تھے اور کبھی مدینہ کی طرف دوڑتے تھے وہ اپنے زبردست دشمن پر غالب آئیں گے اور نہ صرف مکہ میں اُنکی حکومت قائم ہو جائیگی بلکہ کل جزیرہ عرب مسلمان ہو کر اُن کا منقاد اور فرمانبردار اور خادم ہو جائیگا۔ اُسوقت کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ کعبہ میں جو ۳۶۰ بُت دھرے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں گے اور اُنکے پُجاریوں کا نام و نشان بھی نظر نہیں آئیگا۔ اُسوقت جب مکہ کے مغرور دشمن اپنی طاقت کے نشہ میں سرشار تھے اور سارا ملک عرب اُنکو اپنا پیشوا سمجھتا تھا کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اُن مغرور دشمنوں کا وہی حشر ہوگا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون اور اُسکے لشکر کا ہُوا تھا اور سارے ملک عرب میں اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اور کعبہ کی چھت سے وہی مسلمان جو اب صناوید مکہ کی غلامی میں طرح طرح کے دُکھ اور تکلیفیں جھیل رہے ہیں اللہ اکبر کی ندا بلند کرینگے۔ مگر یہ سب باتیں مکہ کے ابتدائی زمانہ میں جو نہایت ضعف اور کمزوری کا زمانہ تھا مکہ کی گلیوں اور کوچوں میں بڑے پرزور لہجہ میں سنائی گئیں اور قادر مطلق خدا کا وہ زبردست کلام جسمیں بُت پرستی کے سرداروں کی ہلاکت اور کمزور اسلام کی فتح و کامیابی کھول کھول کر بیان کی گئی تھیں مکہ کے کبراء اور رؤساء کو بلند آواز سے سنایا گیا مکّی زمانہ کی سورتوں میں اس کثرت سے یہ زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں کہ مَیں نہیں خیال کرتا کہ کسی دن کوئی ایسی وحی بھی نازل ہوئی ہو جسمیں اسلام کی فتح اور دشمن کی ناکامی اور ہلاکت کا پیغام نہ سنایا گیا ہو حتّٰی کہ گذشتہ انبیاء اور اقوام کے جو حالات بھی مکہ میں نازل ہوئے وہ بھی بطور قصہ کہانی کے نہیں نازل ہوئے تھے بلکہ اُن میں بھی دشمنانِ اسلام کو یہی سنایا گیا کہ تم اسی طرح ہلاک اور نابود ہو جاؤ گے جسطرح موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں فرعون ہلاک ہُوا اور تمہارا اسی طرح نام و نشان مٹا دیا جائیگا جسطرح حضرت نوحؑ کے دشمنوں کا نام و نشان مٹا دیا گیا تھا غرض جسطرح پہلے نبی مظفر و منصور اور اُنکے دشمن خائب و خاسر رہے یہی حال اب ہوگا اور اسی طرح یہ نبی اور اُسکی جماعت کامیاب ہوگی اور اُنکے دشمن ناکام و نامراد رہ جائیں گے۔ اگر ناظرین نے مکہ معظمہ میں مسلمانو

کی کمزور حالت اور کفار کی طاقت اور غلبہ کا اندازہ کرنا ہو تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی مکی زندگی کا مطالعہ کریں۔ جب آپ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے پائے جاتے تو مغرور دشمن شرارت سے اونٹ کی اوجھری آپ کی گردن پر رکھدیتے جسکے بوجھ کی وجہ سے آپ سجدہ سے سر نہ اُٹھا سکتے۔ جب آپ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھے جاتے تو آپکی گردن میں چادر ڈالکر بدذات دشمن آپ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرتے اور آپکے اتباع کو دشمن کے آگے ان الفاظ میں اپیل کرنے کی ضرورت پڑتی اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ کیا تم ایک شخص کو اسلیئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا میرا کوئی رب نہیں۔ مکہ میں دشمن کا اسقدر زور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اپنی برادری اور مسلمانوں کے شعب ابی طالب میں پناہ لینی پڑی جہاں وہ ۳ سال تک قید رہے اور اُنمیں سے کسی کو سوائے ایام حج کے باہر نکلنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی اور کسی تاجر کو اجازت نہیں تھی کہ انکے پاس کوئی چیز فروخت کرے اور کسی آدمی کی مجال نہ تھی کہ ان قیدیوں کو کھانا یا دانہ پہنچا سکے۔ اور وہاں محصورین کی حالت ایسی نازک ہوگئی تھی کہ بھوکے بچوں کی چیخیں شہر والوں کو سُنائی دیتی تھیں۔ مسلمانوں کی حالت مکہ میں ایسی معرض خطر میں پڑی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور آپکے داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو مکہ میں ایک زبردست قوم رکھتے تھے۔ اور آپکے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور بہت سے اور مردوں اور بچوں کو مکہ سے بھاگ کر بحیرہ قلزم سے پار بر اعظم افریقہ کے ایک ملک حبشہ نام میں ایک عیسائی بادشاہ کی سلطنت کی پناہ ڈھونڈنی پڑی اور پھر وہاں بھی اہل مکہ نے اُنکا پیچھا نہ چھوڑا اور اُنکے گرفتار کرنیکے لیے آدمی بھیجے مگر اُس نیک دل بادشاہ کی انصاف کے آگے ان لوگوں کی کچھ دال نہ گلی اور ناکام واپس چلے آئے۔ اگر ناظرین یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کس تکلیف سے زندگی بسر کرتے تھے تو وہ صرف آپ کا طائف کا سفر ہی کتب تواریخ میں مطالعہ کریں کہ کسطرح اہل مکہ کی طرف سے مایوس ہو کر آپنے طائف والوں کو آزمانا چاہا اور اس لمبے سفر میں صرف ایک ہمراہی آپ کا آزاد کردہ غلام حضرت انسؓ آپکے ساتھ تھا۔ جو تکلیف آپ کو طائف میں پہنچی اور جو سلوک اُس شہر کے

شہر یہ لوگوں نے آپ کے ساتھ کیا اُسکو پڑھکر بدن کانپ جاتا ہے۔ اُس شہر کے بدمعاش لوگوں نے کئی میل تک آپ کا تعاقب کیا اور پتھروں سے آپ کا بدن مبارک زخمی کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب طائف سے آپ واپس تشریف لائے تو آپکے لیئے شہر میں کوئی امن کی جگہ نہ تھی اور اس لیئے آپ شہر میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ آخر ایک شخص کا دل آپ کی اس حالت کو دیکھکر بھر آیا اور اُس نے آپکی حفاظت کا ذمہ لیا اور اپنے بیٹوں سمیت ہتھیار لگا کر نکل آیا اور اس طرح آپ شہر مکّہ میں جو آپ کا وطن تھا داخل ہوئے۔ پھر جب حج کے دن آتے۔ آپ عرب کے سب قبیلوں میں پھرتے کہ اب شہر مکّہ میں میرے لیئے رہنا محال ہو گیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو مجھے اپنے ساتھ لیجائے اور جو جواب آپ کو ملتا وہ یہ تھا کہ ہم تمھاری خاطر کل عرب کے آگے اپنے سینوں کو نشانہ نہیں بنا سکتے۔ ایک طرف آپ کی اس حالت کو دیکھو دوسری طرف اُن پُر زور اور پُرشوکت مکّی آیات کو پڑھو تو تمھیں معلوم ہو جائیگا کہ واقعی یہ کلام اس بے کس انسان کا نہیں بلکہ کسی مقتدر ہستی کا کلام ہے جس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اور جسکے آگے دنیا کی زبردست سے زبردست طاقتیں بالکل ہیچ ہیں۔ مَیں چند مکّی آیات اور مکّی زمانہ کی پُرشوکت پیشگوئیوں کو یہاں نقل کرتا ہوں تا آپ دیکھیں کہ واقعی یہ کیسا زبردست کلام ہے جسے مکّہ کا بظاہر بے کس نبی اپنے خونی دشمنوں کو سناتا ہے۔ ناظرین ان حالات کو جو اُوپر بیان ہوئے ہیں مدِ نظر رکھکر آیات ذیل پر غور کریں تا اُنکو ان آیات کی عظمت ظاہر ہو۔

ان آیات میں سے جو مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون کے پیاسے اور متکبر دشمنوں کو سنائیں ایک یہ تھی۔ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (انعام - ۱۶) یعنی ان متکبر دشمنوں کو سنا دو کہ جس عذاب کا وعدہ تمھیں دیا گیا ہے وہ ضرور آنیوالا ہے اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکو گے۔ اپنی قوم کو کہدو۔ اے میری قوم جہانتک تمھارا بس چلتا ہے تم (میرے ہلاک کرنیکے لیئے) زور لگا لو۔ مَیں بھی اپنے کام میں لگا ہوا ہوں

اور تمھیں جلدی معلوم ہو جائیگا کہ انجامکار کون کامیاب ہوتاہے۔ ظالم آدمی کبھی مظفر و منصور نہیں ہو سکتے ؛ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ کو نقل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اتباع کو سنایا۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی قریب ہے کہ تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کردے اور اُنکی جگہ زمین میں تمھیں جانشین بنادے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (اعراف - ۱۵) یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہے تھے جب آپ کی قوم نے فرعون اور اُس کی جماعت کی ایذا رسانیوں کی شکایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس کی تھی۔ اور خدائے تعالیٰ نے یہ واقعہ نقل کرکے مسلمانوں کو بتایا کہ تم جو اپنے نبی کے پاس آکر ابوجہل اور اُس کی قوم کی زیادتیوں کی شکایت کرتے ہو تم یاد رکھو کہ اسوقت بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا وہی حال ہوگا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کا ہوا تھا۔ یعنی تمھارا رب تمھارے دشمنوں کو ہلاک کرے گا اور تمھیں اُنکی جگہ زمین کا وارث بنائے گا۔

مَیں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ جو گذشتہ انبیاء اور اُن کے دشمنوں کے حالات قرآن شریف میں مذکور ہیں وہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ خدائے تعالیٰ خود فرماتا ہے وہ پیشگوئیاں ہیں اور اہل مکّہ کو یہ سنایا گیا ہے کہ یہ نبی بھی ایک ایسا ہی نبی ہے جیسا کہ اس سے پہلے نبی گذرے ہیں اور جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے پہلے نبیوں کو مظفر و منصور کیا اور اُنکے دشمنوں کو ہلاک و نابود کیا ایسا ہی اب بھی ہوگا۔ اب ناظرین غور فرماویں کہ کیا یہ ایک عجیب امر نہیں ہے کہ وہ نبی (فداہ ابی و امی) جسکی مختصر کیفیت ایام مکہ میں - مَیں اوپر بیان کرچکا ہوں اپنی قوم کو کہتا ہے کہ اگر تمھارا دشمن تمھیں طرح طرح کے عذاب دیتاہے تو تم مت گھبراؤ۔ خدائے تعالیٰ تمھارے زبردست دشمن کو ایسی ہی رسوائی کے ساتھ ہلاک کریگا جیسا کہ فرعون کو ہلاک کیا تھا اور پھر دشمن کی ہلاکت کے بعد اس ملک کے وارث تم ہی ہوگے۔

اب ناظرین خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا مکّہ کا وہ بظاہر بےکس نبی ایسی پیشگوئی شائع کرسکتا تھا۔ یقیناً ایسے بےبسی و بےکسی کے زمانہ میں اس قسم کی زبردست پیشگوئی کرنا

کسی انسان کا کام نہ تھا بلکہ یہ یقیناً ایک زبردست ہستی کا کلام تھا جس کا نام اللہ ہے اور اسکو پورا کرنا بھی اُسی کا کام تھا۔

پھر ایک اور چیلنج جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بُت پرست اہل شہر اور مغرور اہل وطن کو دیا یہ تھا۔ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ۝ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ۝ (اعراف - ۲۴) اے نبی اپنے مخالفوں کو کہہ دو کہ تم اپنے معبودوں کو اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔ اور پھر تم سب مل کر مجھ پر اپنا وار چلاؤ اور مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔ میرا حامی وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب اُتاری اور وہ صالحین کی حمایت کرتا ہے۔ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے۔ تمھاری مدد وہ کیا کریں گے وہ تو اپنی بھی مدد نہیں کر سکیں گے یعنی اب وقت آگیا ہے کہ تمام معبودان باطل کا نام و نشان مٹا دیا جاوے۔

اب ناظرین انصاف فرماویں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو کیا وہ اُس ظاہری بے بسی کی حالت میں اپنے کثیر التعداد اور طاقتور دشمنوں کو اس قسم کا چیلنج دے سکتے تھے اگر خدا آپ کا حامی و مددگار نہ ہوتا تو وہ کسطرح اپنے دشمنوں کو یہ کہہ سکتے تھے کہ تم اپنے معبودوں کو بھی پکارو اور خود بھی میرے نابود کرنے کے لئے زور لگا لو۔ اور مجھے کچھ مہلت نہ دو۔ ایسا کہنا تو اُنکے جوش کو بھڑکانا تھا اور جس شخص کے ساتھ خدا نہ ہو وہ کس طرح اس قسم کے اُکسانے والے الفاظ کہکر اپنے دشمنوں کو جوش دلا سکتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا سامان تیار کر سکتا ہے؟۔ غرض اس قسم کے الفاظ مخالفین کو کہنا جب کہ دشمن زبردست اور نبی تنہا اور بظاہر بے کس و بے بس حالت میں ہو اس بات کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے انسان کا کلام نہیں پھر اس قسم کا چیلنج ایک بار نہیں بلکہ قرآن شریف میں بار بار آیا ہے۔

پھر ناظرین مندرجہ ذیل مکی پیشگوئیوں پر غور فرماویں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہود علیہ السلام کے لفظوں میں اپنی قوم کو سناتے ہیں وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ (ہود - ۵) یعنی میرا رب تمھیں ہلاک کر کے تمھاری جگہ ایک اور قوم کو تمھارا جانشین بنائیگا۔ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۭ (ابراہیم - ۳)

ہم ظالموں کو ہلاک کردینگے اور تمھیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کو) اُن کے بعد زمین میں آباد کرینگے۔ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ (ابراہیم - ۷) یہ مت گمان کرو کہ جو نصرت کے وعدے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے کیے ہیں وہ اُن کا خلاف کریگا۔ اللہ تعالیٰ زبردست ہے اور وہ انتقام لینے والا ہے۔ یعنی یہ مت گمان کرو کہ جو وعدے خدائے تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے ہیں اُن کو پورا نہیں کرے گا۔ وہ ان کو ضرور پورا کرے گا۔ وہ طاقت رکھتا ہے کہ اپنے رسول کی مدد کرے اور وہ انتقام لینے والا ہے یعنی وہ اس رسول کے دشمنوں سے ضرور سخت انتقام لے گا۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (انبیاء - ۲) ہم حق کو باطل پر پھینکیں گے اور حق باطل کا سر کچل دے گا۔ اور باطل فنا ہو جائیگا؛ پھر خدائے تعالیٰ اسی مکّی سورہ میں آگے چلکر فرماتا ہے اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ (سورہ انبیاءؑ - ۷) کہ میرے صالح بندے ملک کے وارث ہونگے؛ پھر خدائے تعالیٰ ایک اور مکّی سورۃ (سباء - ۳) میں فرماتا ہے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ کفار مکّہ کو کہدو کہ ہمارا رب دونوں فریقوں کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا اور پھر وہ دونوں میں سے اُس فریق کو فتح دیگا جو حق پر ہے (اس پیشگوئی کے مطابق خدائے تعالیٰ نے کفار مکّہ اور اہل اسلام کی بدر کے مقام پر مٹھ بھیڑ کرادی اور پھر اہل اسلام کو فتح دیکر صنادید قریش ابو جہل وغیرہ کو اُسی میدان میں ہلاک کر کے اپنی اس پیشگوئی کے مطابق یہ شہادت دیدی کہ اہل اسلام حق پر ہیں اور کفار مکّہ باطل پر۔)

پھر خدائے تعالیٰ سورہ قمر (رکوع ۳) میں جو ایک مکّی سورہ ہے فرماتا ہے وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ فرعون کی قوم کے پاس ڈرانے والے آئے انہوں نے

ہمارے سب نشانوں کی تکذیب کی پس ہم نے اُنکو اس طرح پکڑا جس طرح ایک غالب قدرت والا پکڑتا ہے - کیا تمھارے کفار ان لوگوں سے اچھے ہیں یا الٰہی نوشتوں میں تمھارے لیئے معافی لکھی گئی ہے - کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بدلہ لینے والی جماعت ہیں - یہ جماعت ہزیمت اُٹھائیگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے -

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مندرجہ بالا پیشگوئیوں پر غور کریں یہ سب پیشگوئیاں مکہ مکرمہ میں ان حالات کے ماتحت شائع ہوئی تھیں جن کا مختصر ذکر میں اوپر کر چکا ہوں - ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں سے بت پرستی کا نام و نشان مٹ جائیگا - اور بت پرستی کی بجائے اسلام ہی اسلام نظر آئیگا - یہی چھوٹی اسلامی جماعت اپنے مغرور دشمنوں کو نیچا دکھائیگی - اور اُنکے نابود ہونے کے بعد یہی جماعت اس ملک کی وارث ہوگی - سچ بتاؤ کیا ایک عاجز انسان کی طاقت میں یہ ہوسکتا تھا کہ ایسی زبردست پیشگوئیاں بڑے دعوے اور بڑی تحدی کے ساتھ شائع کرسکے - دیکھو خدائے تعالیٰ کیسے کھلے الفاظ میں اہل مکہ کو سناتا ہے کہ ہم نے فرعون کی قوم کو ہلاک کیا - کیا تم فرعون کی قوم سے بہتر ہو کہ تمھارے ساتھ وہی سلوک نہ ہو جو اُن کے ساتھ ہوا تھا یا الٰہی کتابوں میں تمھیں معافی دیگئی ہے - کیا تم کو اپنے جتھے اور اپنی طاقت کا گھمنڈ ہے سن لو اور یاد رکھو کہ وہ دن قریب آتا ہے جب کہ تمھارا جتھا سخت ہزیمت اُٹھائے گا - اور پیٹھ دیکر بھاگے گا - اب چونکہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوچکی ہیں اور اسلام کا غلبہ قائم ہوچکا ہے اس لیئے ایک شخص قرآن شریف کو پڑھتے ہوئے ممکن ہے کہ سرسری طور پر ان سے گذر جائے مگر انکی عظمت کا اندازہ لگانے کے لیئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ الفاظ کب بولے گئے - اُسوقت دشمن کی طاقت کا کیا حال تھا اور اسلام کیسا کمزور تھا - مکہ کے دنوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ اور پھر ان پیشگویوں کے الفاظ پر غور کرو - پھر تمھیں معلوم ہوگا کہ واقعی یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے بلکہ عزیز مقتدر کا کلام ہے - دشمن اسوقت ایسا زبردست تھا کہ کوئی شخص یہ گمان بھی نہیں کرسکتا تھا کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہونگی* ایک طرف اسلام کی کمزور حالت اور دشمن کے جتھے اور اُسکی قوت و حشمت کو دیکھو دوسری طرف ان

* قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کو اپنے جتھے کا بہت گھمنڈ تھا اور مسلمانوں کو بوجہ انکی کمزوری کے وہ سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے - جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قال الذین کفروا للذین اٰمنوا ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا - انکی اس شیخی کا جواب خدائے تعالیٰ دیتا ہے وکم اهلکنا قبلهم من قرن هم احسن اثاثا ورئیا -

پیشگویوں کے پُرشوکت الفاظ کا مطالعہ کرو اور پھر دیکھو کہ یہ پُرشوکت الفاظ کسطرح حقیقی طور پر عجیب اور حیرت انگیز طریق سے لفظ بلفظ پورے ہوئے۔ اگر تم میں ذرہ بھر بھی انصاف ہوگا تو تم بلا اختیار بول اُٹھو گے کہ واقعی یہ پیشگویاں انسان کی طرف سے نہ تھیں بلکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے تھیں اور اُسی کی طاقت اور کرشمہ نمائی سے یہ وعدے اور وعید پورے ہوئے۔ اسلام کی کمزوری اور دشمن کی طاقت کا تو یہ حال تھا کہ عین بدر کی لڑائی کے شروع ہونے کے وقت بھی کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آج سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کا دن ہے اور آج وہ ساعت آگئی ہے جسکی نسبت خدائے تعالیٰ نے مکّہ میں فرمایا تھا قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ اور جسکی نسبت یہ کہا گیا تھا قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ۔* بدر کے موقعہ پر مسلمانوں کی کمزور حالت کا خدائے تعالیٰ خود نقشہ کھینچتا ہے جب کہ وہ فرماتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔

ایسا ہی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ۔ یعنی جب ہم نے تم سے وعدہ کیا کہ دو جماعتوں میں سے ایک پر تم فتح پاؤ گے تو تم چاہتے تھے کہ وہ جماعت جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ اہل مکّہ کا لشکر نہ ہو جو تعداد میں بہت زیادہ اور ہتھیاروں سے خوب مسلح تھا بلکہ وہ جماعت ہو جس کے پاس ہتھیار نہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی حالت اُسوقت کفار کے مقابل میں سخت کمزور تھی۔ قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایک خاص تدبیر سے مسلمانوں کو کفار کے لشکر کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا تاکہ اُسکی باتیں پوری ہوں اور اُسکے کلام کی سچائی ثابت ہو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعَادِ۔ یعنی اگر تم کفار کے ساتھ جنگ کرنے کے لیئے کوئی

* انکو کہہ دے۔ تمھارے لیئے ایک دن کی میعاد ہے جس سے تم نہ پیچھے رہو گے اور نہ آگے نکل سکو گے۔

وقت اور مقام مقرر کرتے تو تمھاری حالت اُنکے مقابل میں ایسی کمزور اور ضعیف ہے کہ تم وقت مقررہ پر میدان جنگ میں دشمنوں کے مقابل پر آنے سے گریز کرتے۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر تک خود مسلمان بھی یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ خدا کی باتوں کے پورا ہونیکا وقت آگیا ہے۔ غرض جب ہم ان پیشگوئیوں کو اُس زمانہ کے حالات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو ہم اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ کلام واقعی ایک قادر اور زبردست ہستی کا کلام ہے اور یہ کہ جس شخص کے ذریعہ یہ کلام مکّہ کی سرزمین پر سنایا گیا وہ خدا کا سچا نبیؐ اور ایک صادق رسول تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب ہم ان پیشگوئیوں کو پڑھتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ خداوند خدا نے اُم القریٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں کو کس طرح ذلیل کیا اور اپنے نبیؐ کے منہ میں جو کلام اس نے ڈالا تھا اُسکو کس طرح پورا کیا۔ تو ہمیں خدائے تعالیٰ کا وہ کلام یاد آجاتا ہے جو کوہِ طور پر بنی اسرائیل کے عظیم الشان نبی حضرت موسیٰ علیہ و علیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا اور اُس کلام کا اُردو ترجمہ یہ ہے:۔ "مَیں اُنکے لیئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ مَیں اُسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا ——————— کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو مَیں اُس کا حساب اُس سے لونگا ..... اور اگر تُو اپنے دل میں کہے کہ مَیں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں؟ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اُس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اُس سے مت ڈر"

جس خاص پیشگوئی کا ذکر مَیں اسوقت کرنا چاہتا ہوں وہ بھی نہایت عجیب ہے اور اس زمانے کے لوگوں کیا مسلمانوں اور کیا غیر مسلمانوں کے لیئے قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے۔ اسی رسالہ میں امریکہ کے ایک آزاد خیال ایڈیٹر کا مضمون نقل کر چکا ہوں جس میں وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ مسیحی قوموں میں ایک لمبے زمانہ سے باہمی عداوت اور بُغض پایا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کیلئے تیار رہے ہیں۔

جو لوگ یورپ کے پالیٹکس سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یورپ کی سلطنتوں میں باہمی سخت رقابت اور تحاسد پایا جاتا ہے۔ آجکل جو بلقان کا جھگڑا ختم ہونے میں نہیں آتا وہ بھی اخبار بین دنیا جانتی ہے کہ یورپ کی قوموں کی باہمی حسد و بغض کا نتیجہ ہے۔ اس عداوت و بغض کے متعلق جو مسیحی قوموں میں باہم پایا جاتا ہے جسکی کل دنیا اور تاریخ گواہ ہے قرآن شریف میں ایک عجیب پیشگوئی ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (مائدہ - ۳)

اور ہم نے اُن لوگوں سے جو اپنے تئیں نصاریٰ کہتے ہیں عہد لیا اور جو پند انکو دیگئی تھی اُس کا ایک بڑا حصہ انہوں نے بھلا دیا۔ اسلیئے ہم نے اُنکے درمیان عداوت اور بغض بھڑکا دیا ہے جس کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا بلکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور انکو خدا انکے کاموں کی خبر دیگا۔ اس آیۂ کریمہ میں بڑی صفائی سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ نصاریٰ کہلانیوالی قوموں کے مابین قیامت تک بغض اور عداوت قائم رہے گی، اور جو مضمون ایک امریکہ کے ایڈیٹر کی قلم سے ہم اسی رسالہ میں نقل کر چکے ہیں اُسکے پڑھنے سے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ یہ پیشگوئی کیسی سچی نکلی اور اسکی صداقت کا ہم کسطرح ہر روز مشاہدہ و معاینہ کر رہے ہیں۔ کیا ایک انصاف پسند انسان کیلیئے یہ پیشگوئی قرآن شریف کے خدا کا کلام ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونیکا ایک یقینی ثبوت نہیں۔ کیا ایک بشر کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت میں یہ تھا کہ وہ اس قسم کی خبر دے سکیں جس کا سلسلہ قیامت تک لمبا ہو اور وہ برابر ہر روز پورا ہوتا ہوا دیکھا جاوے۔ دیکھو مسیحی صاحبان خود اپنے ہاتھوں سے قرآن شریف کی پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں پھر بھی یہی اعتراض کیے جاتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ پادری صاحبان جو فرمایا کرتے ہیں کہ قرآن شریف حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہودیوں اور مسیحیوں کی کتابوں سے مضامین نقل کر کے تیار کیا وہ ازراہِ مہربانی بتاویں کہ یہ پیشگوئی جو قرآن شریف میں خود مسیحی قوموں کی نسبت پائی جاتی

ہے اور جس کو وہ خود اپنے ہاتھوں سے پورا کر رہے ہیں یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن یہودیوں یا مسیحیوں کی کتاب سے نقل کی تھی۔ اے مسیحی صاحبان تم جو کہتے ہو کہ قرآن شریف کے مضامین ایک مال مسروقہ ہے دیکھو خود تمھاری نسبت قرآن شریف ایک پیشگوئی بیان کرتا ہے اور پیشگوئی بھی ایسی جسکا سلسلہ کبھی ختم ہونیوالا نہیں اور خود تم اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھوں سے پورا کر رہے ہو پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس کے منجانب اللہ ہونے سے انکار کرتے ہو۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے تو تم اس پیشگوئی کو ذرا جھوٹا تو کر کے دکھلا دو حالانکہ یہ ایک ایسا امر ہے جو خود تمھارے متعلق ہے اور بظاہر تمھارے اختیار میں ہونا چاہیئے کہ تم اسکی عملی طور پر تکذیب کر دو۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے نصاریٰ کہلانیوالی قوموں کے درمیان ہم نے قیامت تک عداوت اور بغض بھڑکا دیا ہے۔ اے پادری صاحبان اگر یہ خدا کا کلام نہیں تو ذرا زور لگا کر اس آگ کو بجھا کر تو دکھا دو۔ پادری صاحبان بتلاؤ۔ انگلینڈ کیوں ایسے زبردست بیڑے بنا رہا ہے اور جرمنی کیوں جنگی جہازوں کے تیار کرنے میں ایسی سرگرمی سے مصروف ہے۔ کیا اسکی یہی وجہ نہیں کہ ان کو ایک دوسرے کے حملہ کا خوف ہر وقت دامنگیر ہے۔ پادری صاحبان سچ بتاؤ کیا وجہ ہے کہ اگر جرمنی ہوائی جہازوں کا بیڑا تیار کرتا ہے تو انگلینڈ کے مدبرین کو فکر لگ جاتی ہے کہ ہم بھی ایک ایسا بیڑا تیار کریں۔ کیا وجہ ہے کہ یورپ کی بڑی بڑی قوموں کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ زبردست فوجیں تیار کی جاویں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مہلک اور خونی توپیں ایجاد کی جاویں یہ سب چیزیں قرآن شریف کی اسی ایک پیشگوئی کو سچا ثابت کرنیکے لیئے مہیا کی جارہی ہیں پھر کیا تمھیں شرم نہیں آتی جب تم یہ کہتے ہو کہ قرآن شریف کے مضامین ہمارا ہی مال ہے جو ہماری کتابوں میں سے چرا لیا گیا۔ تمھاری اس ہرزہ درائی کا صرف یہی ایک آیت کافی ردّ ہے۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں تو تم اسکو جھوٹا کر کے تو ذرا دکھلاؤ۔ پھر ہم سمجھیں گے کہ یہ خدا کا کلام نہیں اور تمھارا کہنا درست ہے*

# ماہوار رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء

Digitized by Khilafat Library

زکوٰۃ - آمد ما عہ ہوئی - بارہ روپے ماہوار کا وظیفہ دو نو مسلموں کے نام جاری ہوا - عیسہ مساکین کے وظائف پر - صعہ نو مسلموں کے ماہواری وظائف پر - بیعہ نو مسلموں اور مساکین کے متفرق ضروریات پر اور للعہ مساکین کے زادراہ پر اور ہلے انتظامی اخراجات پر صرف ہوئے -

یتامیٰ - آمد اللعہ ہوئی - اور ما ہےعہ یتامیٰ کے اصل اخراجات ماہوار پر اور للعہ یتامیٰ کے وظائف پر اور ہلے انتظامی اخراجات پر صرف ہوئے - ایک لڑکا اصل خرچ پر لے کر درزی خانہ میں داخل کیا گیا -

تعلیم - ہائی سکول باہر مدرسہ کی نئی عمارت میں چلا گیا ہے گو وہ عمارت ابھی بہت نامکمل ہے صیغہ تعلیم میں درزی خانہ کی صنعتی شاخ کھل گئی ہے - ایسی صنعت حرفت کی شاخیں علی الخصوص ان یتامیٰ مساکین کے لئے بڑی مفید ہوتی ہیں - جو تعلیم کے اخراجات مہیا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے اور عمر ضائع کرتے ہیں - درزیخانہ میں علاوہ کام سکھانے کے دینی تعلیم کا انتظام بھی ہے ایک مدرس اور ایک درزی ملازم رکھے ہوئے ہیں - اور کام ہو رہا ہے -

تعمیر - عمارت مدرسہ کا کام زور سے چل رہا ہے انشاءاللہ ماہ مئی کے اخیر تک برآمدہ پر بھی چھت پڑ جائیگی - بھٹہ کا کام بند ہونیوالا ہے - پل مقبرہ بہشتی تیار ہو گیا ہے -

اشاعت اسلام - ماہ اپریل کے اخیر ریویو انگریزی کے خریداران میں ۸ کی اردو میں بھی آٹھ کی بیشی ہوئی -

دفتر محاسب - کل آمد صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی ۱۰-۵-۵۶۹۱ اور خرچ ۸-۱۵-۱۴۵۵۲ ہوا - زیادتی خرچ کی وجہ کام عمارت کا زور سے جاری رہنا ہے - لنگر خانہ مقروض ہو رہا ہے اور قرضہ بڑھ رہا ہے - عمارت کا کام جاری ہے مگر چندہ عمارت فنڈ اس ماہ بہت کم آیا -

بیت المال۔ ماہ اپریل میں لنگر سے کھانا لینے والوں کی روزانہ اوسط ۲۴۰ رہی۔ مہمانوں کے لیئے مہمانخانہ میں جگہ تنگ ہے علی الخصوص جب کوئی مہمان بمع عیال آویں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

شفاخانہ۔ اس ماہ کل مریض ۱۶۱۱ آئے۔ انمیں نئے ۴۷۷ تھے۔ مائیز اپریشن ۱۶ ہوئے۔

دفتر سکرٹری۔ ذیل میں احباب کی توجہ کے لیئے ایک سرکلر کی نقل دیجاتی ہے جو علیحدہ بھی بنام سکرٹری صاحبان بھیجا گیا مگر عام طور پر احباب کے ملاحظہ کی خاطر یہاں بھی نقل کیا جاتا ہے۔ "دو ضرورتوں کو اسوقت آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اپنے احباب کو ان امور کی طرف توجہ دلا کر عنداللہ ماجور ہونگے جسطرح ایک انسان کو جب اپنی ضروریات کی اطلاع ہوتی ہے۔ تو انکے پورا کرنیکی وہ کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح مَیں امید کرتا ہوں کہ ہماری قوم اپنی ضروریات سے مطلع ہو کر اپنے آپکو پوری ہمت سے انکو پورا کرنیکی طرف لگاویگی۔

۱۔ سب سے پہلے مَیں تعمیر مدرسہ کے کام کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تعمیر مدرسہ کا کام انہی دنوں میں شروع کیا گیا تھا۔ اور آجکل ہی تحریک چندہ کیگئی تھی۔ عمارت کا تخمینہ ایک لاکھ کا تھا۔ جس پر بعد میں دس ہزار کا اضافہ برآمدہ کی عمارت کو چونہ میں کرنیکی وجہ سے ہوگیا۔ اس ایک لاکھ دسہزار میں سے گورنمنٹ نے تیس ہزار کی امداد کا وعدہ کیا تھا جو کل کی کل رقم اخیر مارچ تک وصول ہو چکی ہے۔ مگر بقیہ اسی ہزار جسے قوم نے پورا کرنا تھا۔ اسمیں سے صرف چھبیس ہزار سات سو اٹھارہ روپے اخیر مارچ تک وصول ہُوا۔ یعنی صرف ایک تہائی۔ چندہ کی رفتار کو کسی قدر سُست پاکر یہ ارادہ کر لیا گیا تھا۔ کہ سردست بالین منزل کے کام کو ملتوی کر دیا جاوے۔ البتہ صرف ہال کے ساتھ کے چار کمرے بنوا لیئے جاویں اسقدر حصہ کی تکمیل پر قریباً ۷۵۰۰۰ خرچ بیٹھ رہا ہے جسمیں سے تیس ہزار امداد کا روپیہ نکالکر باقی ۴۵۰۰۰ روپیہ پھر بھی قومی چندہ سے پورا ہونا چاہیئے جسمیں سے صرف ستائیس ہزار کے اندر اندر روپیہ وصول ہُوا ہے۔ یا بحساب اوسط سوا دو ہزار روپے ماہوار اور آیندہ رفتار اور بھی دھیمی ہوتی جاتی ہے چونکہ ابھی ہمارے بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے اس چندہ کی طرف مطلقاً توجہ نہیں فرمائی۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو وعدوں کا ایک حصہ پورا کر کے پھر سُست ہو گئے ہیں اسلیئے ان سب احباب کی خدمت میں یہ عرض ہے۔ کہ اگر توجہ یا ایفائے وعدہ میں انکی طرف سے اور تاخیر ہوئی تو

عمارت ایک بہت ہی نامکمل حالت میں رہ کر ہماری قوم پر یہ ایک بدنما دھبہ ہوگا۔ جو احباب ابھی تک خاموش ہیں یا پوری توجہ سے کام نہیں لے رہے وہ خدا کے لیئے اپنی ذمہ داریوں پر اپنے اقراروں پر غور کریں اور ہر جگہ اس تحریک پر از سر نو غور کر کے اسکو تازہ کیا جاوے۔ خرچ تو اسوقت بھٹہ کو ملاکر ساٹھ ہزار سے اوپر ہو چکا ہے۔ مگر آمدنی امداد کی رقم کو ملاکر ابھی بہت کم ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فنڈ تعمیر مقروض ہو رہا ہے۔ اور عمارت کا ایک حصہ بدون تکمیل خود بوجہ آمد برسات خطرہ میں ہو رہا ہے۔ اگر واقعی چندہ کی رفتار پھر تیز نہ ہوگی تو مجھے ڈر ہے کہ ہمارا کام یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہ ہو۔

۲۔ خیال تھا کہ ہائی سکول کے باہر جانے سے مہمانخانہ کے لیئے جگہ وسیع ہوسکے گی مگر مدرسہ احمدیہ کی ضروریات نے مہمانخانہ کو اس طرف وسیع نہیں ہونے دیا لہٰذا اسکے لیئے علیحدہ مکانات سابقہ مہمانخانہ کے متصل بنانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ چونکہ مہمانوں کو بہت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اسلیئے یہ کام بھی باوجودیکہ فنڈ تعمیر میں روپیہ نہیں حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے خاص ارشاد سے شروع کرا دیا گیا ہے اسکے لیئے کوئی دو ہزار روپے کا اندازہ ہے۔ اور اسکے لیئے خاص چندہ کی تحریک کی جاتی ہے۔ برسات سے پہلے پہلے اس کا ایک حصہ بن جانا ضروری ہے کیونکہ برسات کے موسم میں کچّی عمارت بن نہیں سکتی۔ پس جملہ انجمنیں اور احباب اس رقم کی بہت جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

سالانہ رپورٹ تیار کرنے کی خاطر سال کے اخیر جب انجمنوں سے اور دفتر محاسب سے سالانہ آمد کا گوشوارہ طلب کیا جاتا تھا۔ تو اسمیں بڑا اختلاف ہوتا تھا۔ جسے دُور کرنیکے لیئے دفتر محاسب و انجمنوں سے خط و کتابت کرنے میں بڑا وقت صرف کرنا پڑتا تھا اور رپورٹ سالانہ کی دیر سے شائع ہونے کی ایک یہ وجہ بھی رہی ہے۔ اس نقص کو رفع کرنیکے لیئے یہ تجویز کی تھی کہ چونکہ تھوڑے وقت کے حساب میں غلطی کم واقع ہوتی ہے۔ اور اگر ہو بھی تو جلد اور سہولت سے رفع ہو سکتی ہے ہر تین ماہ بعد دفتر محاسب و انجمنیں اپنا حساب ملا لیا کریں چنانچہ اس غرض کے لیئے دفتر محاسب سے دو بار سرکلر بھیجا گیا ہے کہ اپنے اپنے حساب سے جو دفتر محاسب میں بھیجا گیا ہے اطلاع دیں مگر ہر دو بار دفتر محاسب نے

شکایت کی ہے کہ بعض انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ان خطوط کی مطلق پروانہ کر کے جواب تک نہیں دیتے اور حساب درست نہیں ہوتا - اسطرح پر نہ صرف حساب غلط رہیگا بلکہ دفتر محاسب کی محنت اور خرچ بھی ضائع جاتا ہے - اسلیئے جملہ سکرٹری صاحبان کی توجہ اسطرف مبذول کیجاتی ہے - کہ از راہِ کرم اپنا حساب ملا کر ممنون فرمایا کریں - اگر اس تجویز پر عملدر آمد رہے تو گویا سالانہ آمد کا حساب دفتر محاسب و انجمنوں کا بہت آسانی سے جلد اور صحیح طور پر تیار ہو سکے گا -

یہ انتظام کیا گیا تھا کہ انجمنوں کے رجسٹر بذریعہ ڈاک منگا کر پڑتال کی جایا کرے کیونکہ ایک تو باہر جانے کے لیئے وقت میسّر نہیں آتا دوئم خرچ پڑتا ہے اس تجویز کے مطابق انجمن سیالکوٹ فیروزپور اور پٹیالہ کے رجسٹر منگائے گئے تھے - پہلی دو انجمنوں کا حساب باقاعدہ پایا گیا ہے - انجمن پٹیالہ کو اپنے حساب درست رکھنے اور باقاعدہ کرنے کی مزید کوشش کرنی چاہیئے - اسی طریق پر تمام انجمنیں جب رجسٹر منگائے جاویں تو بھیجکر ممنون فرماویں ؎

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

---

## ریویو

**مسیحی مذہب کا فوٹو** ؛ - رسالہ ریویو اُردو میں ایک مضمون بعنوان مسیحیت کا ایک نرالا ثبوت شائع ہُوا تھا - جناب ایڈیٹر صاحب بدر نے اس کی قدردانی فرما کر اُسکو بدر میں شائع فرمایا ہے اور تحریک کی ہے کہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اسکو ایک پمفلٹ کی شکل میں چھپوایا جاوے اور احباب اس کو خرید کر کر پبلک میں مفت شائع کریں چنانچہ جناب محمدؐ یمین صاحب مہاجر تاجر کتب قادیان نے اسکو الگ چھوٹے رسالہ کی شکل میں چھپوایا ہے ۳۲ صفحے کا رسالہ ہے - قیمت ار ایک روپیہ میں بیس ۲۰ نسخے - بعض بزرگوں نے اس مضمون کو بہت پسند کیا ہے - اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کرے ؎ (ایڈیٹر)

**احمدی خاتون** - اس نام کا ماہوار رسالہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے جاری کیا ہے - احمدی بی بیوں اور لڑکیوں کے لیئے یہ رسالہ بہت مفید ہے اور ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے - اس رسالہ کا مقصد عورتوں میں تعلیمی اور مذہبی مذاق اور دینداری کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے - خدائے تعالیٰ اس کوشش میں اس رسالہ کو کامیابی عطا فرمائے - قیمت سالانہ عہ

**البشریٰ** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات - کشوف و رؤیا کا مجموعہ حصہ اول جناب بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی (لاہور) نے بہت محنت سے تیار کر کے شائع کیا ہے حضرت اقدسؑ کے پُرانے الہامات کو مختلف مقامات - کتابوں اور اخباروں میں سے تلاش کر کے جمع کیا ہے - خدائے تعالیٰ انکو جزائے خیر دے - احباب کی آسانی کے لیئے انہوں نے قیمت بھی بہت تھوڑی رکھی ہے - یعنی صرف ۸ر ملنے کا پتہ دفتر تشحیذ الاذہان قادیان -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

# احمدی احباب توجہ فرماویں

براداران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مَیں اس عریضہ کے ذریعہ آپکو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ رسالہ کی خریداری کی طرف احباب کی توجہ بہت کم ہوگئی ہے جو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے حضرت صاحب مغفور مرحوم مسیح موعود علیہ السلام تو یہ خواہش کریں کہ رسالہ کے خریدار دسہزار ہو جائیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "اگر اس رسالہ کی اعانت کے لیئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے" مگر قوم کی توجہ کا یہ حال کہ رسالہ کی تعداد ڈیڑھ ہزار بھی نہ ہو۔ پس اے جماعت کے سچے مخلصو! یہ وقت ہے کہ اس طرف توجہ کرو اور رسالہ کی خریداری بڑھانے میں جان توڑ کوشش کرو اللہ تعالےٰ تمہاری کوششوں میں برکت ڈالے گا۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت تم پر عمارت مدرسہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور لنگر وغیرہ کے چندوں کا بھی بہت سا بوجھ ہے۔ مگر یہ پودہ بھی تو خدا کے برگزیدہ اور تمہارے پیارے مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا لگایا ہُوا ہے۔ اور تمہارا ہی فرض ہے کہ اسکی آبیاری کرو۔ دنیا کے تمام کام علت و معلول کے سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ اور ہم قانون قدرت کی حکومت سے باہر نہیں جاسکتے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوشش کریں۔ اُس پر ثمرات مرتب کرنا اللہ تعالےٰ کا فعل ہے وہ کسی سعی کرنیوالے کی سعی کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر ہر ایک موجودہ خریدار کم سے کم دس نئے خریدار پیدا کردے۔ تو فوراً رسالہ کی خریداری دس ہزار تک پُہنچ سکتی ہے۔ ۴ لاکھ بلکہ اس سے زیادہ جماعت میں دسہزار خریداران کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ سال بھر

میں عار اور وہ بھی مفت نہیں۔ بلکہ ہر ماہ ۴۰ صفحہ کا ایک رسالہ لیکر۔ اُس عظیم الشان انسان کے حکم کی تعمیل میں جسکے ہاتھ پر آپنے اپنا جان و مال بیچدیا ہے۔ کچھ مشکل نہیں بحساب اوسط ہر ایک خریدار دس نئے خریدار پیدا کرسکتا ہے کیونکہ اگر کسی صاحب کے تین چار ایسے دوست ہونگے تو کسی کے بیس تیس بھی ہونگے جنکو وہ رسالہ کی خریداری کی ترغیب دے سکتا ہے۔ اور ایک احمدی کے لیئے تو اُس کے پیارے مطاع کا حکم ہی کافی ہے دراصل بات یہ ہے کہ بہت سے احباب کو اول تو رسالہ کا علم ہی نہیں۔ اور اگر ہے تو اسکے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کا پتہ نہیں۔ ورنہ کونسا احمدی ہوگا جو پیارے مرشد کے حکم پر جسکے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرچکا ہے اور جسکے ارشاد پر جان تک فدا کرنے میں دریغ نہیں دو روپے سالانہ نہ دے۔ پس اے خدا کی پیاری قوم اُٹھ اور اس طرف توجہ کر۔ یہ تیرے پیارے مسیح موعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اسکی آبیاری کر۔ اور ہمت نہ ہار جبتک اُس خدا کے پیارے کی مُنہ کی بات کہ دس ہزار خریدار پیدا ہو جائے۔ پوری نہ ہو جاوے۔ کسی کا مقولہ ہے ہر کاری کہ ہمت بستہ گردد۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد۔ مگر یہ تو پہلے ہی گل ہے۔ صرف گلدستہ بنانا ہے میں اس چٹھی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی ایک نقل بھی بھیجتا ہوں۔ ممکن ہے کہ بعض احباب کو اسکا علم نہ ہو پس آپ خود بھی حضرت کے اس ارشاد کی تعمیل میں پوری کوشش کریں اور دوسرے احباب کو بھی توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اگر ضرورت ہو تو اس ارشاد کی مزید کاپیاں بھی بھیجی جاسکتی ہیں۔

جو احباب نئے خریدار مہیا کرینگے انکے نام رسالہ میں درج کیئے جائیں گے تا اُنکی سعی کو دیکھکر دوسرے احباب کو بھی اُن کے نمونہ پر چلنے کی ترغیب ہو۔

والسلام

منیجر میگزین قادیان

# گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ دفتر محاسب بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

## تعلیم

| فیس مدرسہ | فیس بورڈنگ | چندہ | عطیہ فنڈ | مدرسہ احمدیہ [illegible] | ارباب تنخواہ | [illegible] | اراضیات | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | میزان خرچ | باقی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] ۱۰/ | [illegible] ۴/ | [illegible] ۶/ | [illegible] | [illegible] ۹/۱ | [illegible] ۱۴/ | [illegible] ۸/ | ۱۰/ | [illegible] ۶/۱۰ | [illegible] ۱۴/ | [illegible] ۵/۴ | [illegible] ۸/ | [illegible] ۱۵/ | [illegible] ۹/ | [illegible] ۴/ | [illegible] | [illegible] ۱۱/ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] ۴/ | [illegible] ۵/۴ | [illegible] ۴/ | [illegible] | [illegible] ۵/۷ | [illegible] ۱۵/ |

## تعمیر

## یتامیٰ

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | باقی | [illegible] | [illegible] | میزان | خرچ | باقی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

## اشاعت

## مستقل فنڈ

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | میزان خرچ | باقی | مستقل فنڈ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

## متفرقات

## بیت المال

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | میزان خرچ | فاضل | [illegible] | [illegible] | خرچ | فاضل |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

## بقایا صیغہ جات یکم مئی سنہ ۱۹۱۳ء

| | |
|---|---|
| تعلیم | ۵۲۱۲-۱۵-۹ |
| تعمیر | ۲۹۲۶-۱۵-۳ |
| اشاعت | ۲۶۶۶-۱۴-۰ |
| یتامیٰ | ۴۳۷-۱۰-۳ |
| مساکین | ۸۱۱-۱۱-۱۱ |
| بورڈران احمدیہ | ۲۰۱-۰-۶ |
| زکوٰۃ | ۳۱۶۹-۷-۰ |
| مستقل فنڈ | ۳۹۱۲-۲-۶ |
| امانت | ۱۴۱۳-۱۲-۹ |
| میزان | ۲۰۷۵۲-۹-۱۱ |
| منہا کردہ فاضل | ۵۰۵۱-۰-۱۱ |
| باقی | ۱۵۷۰۱-۹-۰ |
| منہا کردہ پیشگی | ۱۳۸۲۴-۱۴-۰ |
| باقی نزد امین | ۱۸۷۶-۱۱-۰ |

## تفصیل فاضل صیغہ جات

| | |
|---|---|
| متفرقات | ۷۴۷-۱۴-۲ |
| مدرسہ احمدیہ | ۷۱۶-۱۱-۱۰ |
| مقبرہ | ۲۵۲-۷-۱۱ |
| بیت المال | ۳۳۲۷-۱۳-۵ |
| بورڈران ہائی | ۶-۱-۷ |
| | ۵۰۵۱-۰-۱۱ |

## تفصیل پیشگی صیغہ جات

| | |
|---|---|
| تعلیم | ۲۲۱۰-۰-۰ |
| مدرسہ احمدیہ | ۵۰۰-۰-۰ |
| متفرقات | ۸۶۰-۰-۰ |
| مقبرہ | ۵۵۰-۰-۰ |
| بیت المال | ۳۹۹-۰-۰ |
| اشاعت | ۱۲۰۰-۰-۰ |
| تعمیر | ۸۱۰۵-۱۴-۰ |
| | ۱۳۸۲۴-۱۴-۰ |

خلیفہ رشید الدین — محاسب

محمد اشرف — ناظر

## اظہار حق

اس کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح اور اقوال سے جو گرنتھ صاحب جنم ساکھی۔ تواریخ خالصہ اور سکھوں کی دیگر مستند کتابوں سے لئے گئے ہیں اور جنکے جا بجا مفصل حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ باوا صاحب ہندوؤں کے عقائد سے بالکل بیزار تھے۔ مورتی پوجا۔ مسئلہ چھوت چھات۔ تیرتھوں۔ رسم جنئو اور تناسخ وغیرہ کا کھنڈن یعنی رد کرتے تھے۔ اسلام کے مشہور اولیائے کرامؒ کے مقابر پر فیض حاصل کرنیکے لیئے چلہ کشی کرتے رہے۔ عقائد اسلام کے پورے پابند تھے :۔

تین سال اس کتاب کو شائع ہوئے ہو گئے ہیں۔ مگر اب تک کسی ہندو یا سکھ کو اسکا جواب لکھنے کی طاقت نہیں ہوئی۔ جن صاحبوں کو سکھ مذہب کی تحقیق یا باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح پڑھنے کا شوق ہو یا جن احباب کو سکھوں کے ساتھ کبھی بات چیت کرنیکا موقعہ ملتا ہو وہ ضرور یہ کتاب پڑھیں قیمت ۵ر ملنے کا پتہ منیجر میگزین قادیان :۔

---

اطلاع :۔ خریداران ریویو کیخدمتمیں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں توقف ہو جائے تو معاف فرماویں :۔

---

## الہلال

ہندوستان میں اپنی طرز کا پہلا باتصویر رسالہ۔ زبان نہایت فصیح۔ مضامین دلچسپ۔ تصاویر دلکش۔ ٹائیپ خوبصورت۔ کاغذ اعلیٰ اور تقطیع موزون پر۔ ہر بدھ کے روز سے کلکتہ سے شائع ہوتا ہے۔ اسمیں علمی مضامین۔ اسلام کے مشہور ناموروں کے حالات ایران۔ مراکش۔ ٹرکی اور طرابلس کے متعلق مضامین اور خبریں۔ باوجود کاغذ ٹائیپ اور تصاویر کے کثیر اخراجات کے سالانہ قیمت بہت تھوڑی یعنی صرف ۸ر ۷ روپے سالانہ ۔ نمونہ کا پرچہ ۴ر ۔ پتہ منیجر الہلال ۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ کلکتہ

---

## ڈاکٹر کی ہدایت

ہر ایک قسم کے بخار کے لیئے باٹلی والا کا بخار کا عرق اور گولیاں استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت عہ ر باٹلی والا کی مقوی گولیاں۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ دق کی ابتدائی عوارض اور بدہضمی کیلیئے بہت مفید ہیں قیمت عہ ر باٹلی والا کا دانتوں کا منجن۔ نہایت مفید قیمت ۴ر باٹلی والا کی مرہم۔ داد۔ پھوڑے پھنسیوں کو ایک دن میں آرام ہو جاتا ہے قیمت ۴ر یہ تمام بڑے بڑے دوا فروشوں سے یا براہ راست ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا۔ جے۔ پی دارلی لبورٹیری۔ دادر بمبئی سے مل سکتی ہیں :۔

Reg: NO L 303

نمبر ۱ اسکے پڑھنے سے آپکا قیمتی وقت جو ضائع ہوگا اسکے عوض کئی چند معاوضہ ملجائے گا

Digitized by Khilafat Library

دو

گرمی کے زمانہ میں یہ دوائیں آپکے دُکھ درد کے سچے دوست ہیں

وقت پر آپ کی خدمت پورے طور سے بجالائیں گی

## عرق پودینہ

تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتیوں کے ایسا ہی اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ یہ عرق بچہ سے ضعیف تک کو ایکسان فائدہ کرتی ہے

پیتے ہی درد مٹاتی ہے
روتے کو ہنساتی ہے

مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت ہی مفید اور اکسیر ہے۔ نفق ہو جانا۔ کھٹا ڈکار آنا۔ درد شکم۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دُور کرتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول ۵ر پانچ آنہ۔ پوری حالت فہرست بلا قیمت منگا کر دیکھیئے۔

## سر درد و ریاح درد کی دوا

ہائے رے درد۔ سر درد۔ سر پھٹا جاتا ہے اُڑا جاتا ہے۔ ایسی دوا ملتی کہ استعمال کرتے ہی فوراً آرام ہوتا۔ ڈاکٹر برمن کے درد کی ٹکیہ ایسے ہی اتفاق وقت کے لیئے بنی ہے۔

درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہے
یہ لحظہ میں پانی کر دیتا ہے

صرف یہی نہیں بلکہ بدن میں جہاں کہیں ریاح درد۔ جیسے ٹیس۔ چمک۔ ٹپک لہر۔ کنکنی سے چاہیئے جسقدر تکلیف ہو جلد دُور ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی شیشی چھ آنہ ۶ر محصول ڈاک ایک سے ۶ شیشی تک ۵ر اور بارہ شیشی کا ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مطبع میگزین میں ماسٹر فقیر اللہ اسسٹنٹ مینجر میگزین کے اہتمام سے طبع ہوا۔